

# میشاقِ مدینہ کی اہم شرائط اور انکے اثرات بیان کریں۔

## تعارف:

میشاقِ مدینہ دنیا کا سب سے پہلا سیاسی اور سماجی معاہدہ ہے۔ حضرت محمدؐ نے ہجرتِ مدینہ کے بعد یہاں کی آبادی (خصوصاً یہودی) کے ساتھ ایک تحریری معاہدہ کیا جو "میشاقِ مدینہ" کے نام سے جانا گیا۔ بعض مورخین میگنا کارٹا کو پہلا بین الاقوامی معاہدہ قرار دیتے ہیں جبکہ میشاقِ مدینہ 622ء میں ہوا اور میگنا کارٹا 1215ء میں انجام پایا۔ اس حساب سے یہ دنیا کا پہلا بین الاقوامی معاہدہ ہے۔

اس معاہدے کا مقصد مدینہ کے یہود خصوصاً اوس و خزرج کے قبائل کے درمیان نسلاً درنسل چلتی چیتقلش کو ختم کرنا اور انصار و مہاجر کے علاوہ پورے مدینہ میں امن اور تعاون کو فروغ دینا تھا۔ اس معاہدے کی رو سے عوام کی مذہبی آزادی یقینی بنائی گئی جس سے لے پایا کہ خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم سب کو تمام معاملات میں برابر شراکت اور نمائندگی دی جائے گی۔ دستاویز کا دستاویزہ کہتا ہے:

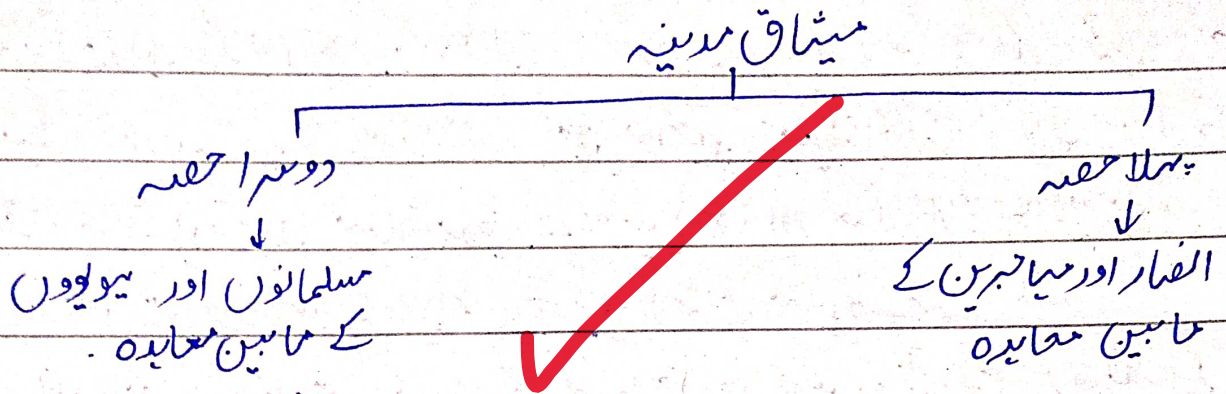
"یہ محمد بن عبد اللہ کا معاہدہ ہے جو کہ ملکی اور مدنی مسلمانوں کے امور کو چلانے کا اور جو بھی اس معاہدے میں شریک ہو گا وہ امتِ واحد کا حصہ ہو گا۔"

میشاقِ مدینہ میں 53 دفعات شامل تھیں۔ اس کی سب سے اہم خصوصیت یہ تھی کہ آنحضرتؐ نے یہود سے اپنی قیادت تسلیم کروائی۔ جو کہ صدیوں سے مدینہ کی قیادت کرتے چلے آ رہے تھے۔ اس معاہدے کی بدولت مدینہ کو حرم کا درجہ دیا گیا جہاں کسی بھی قسم کا خون بہانا ممنوع تھا اور اسلام کے بنیادی اصول جیسا کہ رواداری، تکثیریت، مذاہرات اور توحید پر عمل درآمد کیا گیا۔ میشاقِ مدینہ کی شرائط کو ایسے ترتیب دیا گیا کہ نہ صرف یہودی انصار و مہاجرین میں بھائی چارہ پیدا ہوا بلکہ یہودی قبائل بھی امن اور سلامتی سے معاملات کو سلجھانے پر قویت دینے لگے اور اندرونی انتشار اور گہما گہمی سے مدینہ کو چھٹکارا مل گیا۔



# ميثاقِ مدینہ کی اہم شرائط

ميثاقِ مدینہ دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے :-



نحوہ الوثائق سیاست ڈاکٹر حمید اللہ فرماتے ہیں کہ اس وقت متعدد ضروری مسائل کی فوری طور پر حل طلب تھے۔

- (1) اپنے اور مقامی باشندوں کے حقوق و فرائض کا تعین
- (2) مہاجرین ملک کے توطن اور گزر بسر کا انتظام
- (3) مشرک کے غیر مسلموں، عربوں اور خصوصاً یہودیوں سے سبھوتہ
- (4) مشرک کی سیاسی شہنشاہ اور قومی قوت کا اہتمام
- (5) قریش ملک سے مہاجرین کو پہنچے ہوئے جانی و مالی نقصانات کا ازالہ۔

مذکورہ بالا مسائل کو حل کرنے کے لیے ميثاقِ مدینہ کا معاہدہ ہوا جس کے اہم نکات درج ذیل دو حصوں میں بیان کیے گئے ہیں۔

## (1) انصار و مہاجرین کے مابین معاہدہ کے شرائط

- پہلے حصے کا تعلق انصار و مہاجرین یعنی اہل ایمان سے ہے۔ معاہدہ کے نکات درج ذیل ہیں۔
- 1- یہ حکم نامہ نبی اور اللہ کے رسول کا قریش اور اہل شہر میں سے اہل ایمان اور ان لوگوں کے مابین ہے جو ان کے تابع ہوں اور ان کے ساتھ شامل ہو جائیں اور ان کے ہمراہ جنگ میں حصہ لیں۔



9- قریش سے ہجرت کر کے آنے والے اپنے قبیلے کے ذمہ دار ہوں گے اور اپنے خون بہا باہم مل کر دیا کریں گے۔ اپنے یاں کے قیدی خود فدیہ دے کر چھڑانے کے تاکہ ان کا ایمان والوں کا باہمی بہتر اور نیکی اور انصاف کا ہو۔

3- تمام مسلمان اپنے آپ کو رضا کار سمجھیں۔

4- مسلمان آپس میں امن و اتحاد رکھیں گے تو کہ اسلام کی بنیاد ہے۔

5- مسلمانوں کے مختلف عناصر کو حقوق و فرائض کے لحاظ سے مساوی سمجھا جائے گا۔

6- فوجی خدمت سب کے لیے ضروری ہوگی۔

7- تمام صحابہ میں کو یہ معاملات میں ایک قبیلے کی حیثیت ہی گئی جبکہ اس منشور کی روشنی میں انصار کے قبائل کو اسی شکل میں تسلیم کیا گیا۔

8- قریش مکہ کو پناہ نہیں دی جائے گی۔

9- تمام معاملات کے لیے اور آپس میں اختلافات کے لیے حضرت محمد کا فیصلہ قطعی ہوگا۔

10- ایمان والوں کے ہاتھ پر اس شخص کے خلاف اٹھیں گے جو ان میں سے سرکشی کرنے

یا استحصال بالجبر کرنا چاہے یا گناہ کرے یا ایمان والوں کے درمیان مناد پھیلانا چاہے۔

11- ایمان والے باہم اس چیز کا انتقام لیں گے جو کوئی ان میں کسی کا خون کرے۔

12- اور جو شخص کسی مومن کو قتل کرے اور ثابت ہو جائے تو اس سے قصاص لیا جائے گا۔

بجز اس کے کہ مقتول کا ولی خون بہا لیراہنی ہو جائے۔

## (ب) اہل ایمان اور یہودیوں کے مابین معاہدہ

میں شاق مدینہ کا معاہدہ اہل ایمان اور یہودیوں کے درمیان بھی کئی شرائط رکھتا ہے تاکہ

دونوں کے مابین امن اور سکون رہے۔ جس کے اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں۔

1- مدینہ میں رہتے ہوئے یہودیوں کو مذہبی آزادی ہوگی۔

2- مدینہ کا دفاع جس طرح مسلمانوں پر لگتا ہے اسی طرح یہودی بھی اسے اپنی ذمہ داری

سمجھیں۔

3- بیرونی حملے کے وقت مسلمانوں کے ساتھ متحد ہو کر مدینہ کے دفاع میں حصہ لیں گے۔

4- مسلمان کے قتل یا حق پر اگر ورثا رضامندی سے خون بہا لینے پر آمادہ نہ ہوں



تو قاتل کو جلا دے تو اے کیا جائے گا۔

5- قتل اور ثقافتی معاملات میں یہودیوں کو مسلمانوں کے برابر حقوق حاصل ہوں گے۔  
6- یہودی اور مسلمان ایک دوسرے کے لیے حلیف ہوں گے۔ کسی سے لڑائی اور مسلح کی صورت میں دونوں ایک دوسرے کا ساتھ دیں گے۔

7- مسلمانوں پر جارحانہ حملے کی صورت میں یہودی مسلمانوں اور یہودیوں پر حملے کی صورت میں مسلمان ان کا ساتھ دیں گے۔

8- قریش یا ان کے حلیف قبائل کی یہودی مرد نہیں کریں گے۔

9- یہودی اور مسلمانوں کے درمیان کسی قسم کا اختلاف ہو تو عدالت حضرت محمدؐ کی ہوگی اور ان کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

10- اسلامی ریاست کے سربراہ حضرت محمدؐ کی ذات ہوگی اور یہودی بھی آپ کی قیادت و سیاست تسلیم کریں گے۔

11- یہودیوں کے اندر ہنی معاملات میں کوئی مداخلت نہیں کرے گا۔

12- شہر مدینہ میں ایک دوسرے فریق کے ساتھ جنگ کرنا حرام ہے۔

ڈاکٹر جان اسپوزیٹو ایک مشہور امریکی عالم ہیں اور لکھاری ہیں جنہوں نے اسلامی تعلیمات، مغربی اور اسلامی معاشرت کے علاوہ مسلم دنیا کے موضوعات پر اہم تحقیق کی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں:-

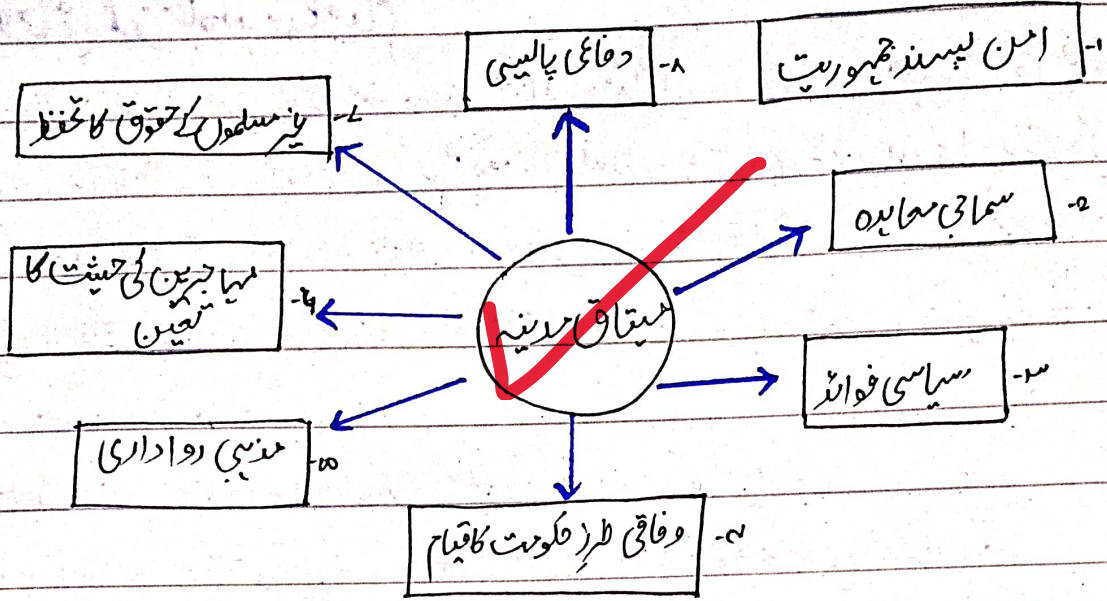
”مدینہ کا معاہدہ حضرت محمدؐ کی قیادت کی خصوصیات کی تشہیر کرتی جو کہ مختلف مذاہب والی معاشرت کی پیمندگیوں کو حل کرنے میں مفید رہیں۔ یہ اسلام کی آزادی کی تاکید، سماجی برابری اور مختلف گروہوں کے درمیان امن کی ضرورت کو ظاہر کرتی ہے۔“

## میشاق مدینہ کے اثرات

میشاق مدینہ نے اہل مدینہ پر بہت سے مثبت اثرات مرتب کیے۔ مہاجرین و انصار اور یہودیوں کے مابین اس معاہدے نے بہت سے اندرونی اور بیرونی



مسائل کو نہ صرف حل کیا بلکہ مدینہ کو ایک فلاحی ریاست بنانے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔  
 میثاقِ مدینہ کے چند اہم اثرات مندرجہ ذیل ہیں۔



## 1- امن پسند جمہوریت

میثاقِ مدینہ کی بدولت مدینہ کے امن پسند جمہوریت میں تبدیل ہو گئی کیونکہ اس میں ایسے طریقے دیے گئے جس کے ذریعے مختلف مذاہب کے لوگوں کے درمیان ہم آہنگی کو فروغ دیا گیا۔ علاوہ ازیں اس میں مذہب، زبان اور ثقافت سے بالاتر ہو کر فیصلے اور اختیارات دیے گئے۔ کیرن آرمسٹرانگ اپنی کتاب *Muhammad: The Prophet of our Time* میں بیان کر رہی ہیں: ”قبائلی نظام تباہ ہو چکا تھا جو کسی امن کی تلاش میں تھا اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے نبی امن قائم کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔“

## 2- سماجی معاہدہ

میثاقِ مدینہ کی بدولت ممبران میں سماجی مساوات اور تحفظ کو یقینی بنایا گیا۔ اس کے ذریعے محاذات قائم کی گئی اور مشترکہ دفاع کا نظام اپنایا گیا۔ ممبران کی مالی حالت کو بہتر کرنے کے لیے قرض اور خون بہا کی ترکیب لاگو کر دی گئی۔

be specific.

## 3- سیاسی فوائد

اس معاہدے کے ذریعے ایک وفاقی ریاست کا تصور منظر عام پر آیا جس کی رو سے تمام قبائل نے اللہ کے نبی کو اپنا سربراہ جس لیا اور مشترکہ دفاع اور سیاسی استحکام



گو یقینی بنا گیا۔ اسکے ذریعے ایک ریاست قائم ہو گئی جس میں منتشر کہ شہریت کا تصور اپنایا

گیا اور بھائی چارہ اور رواداری کو قائم کیا گیا۔ - add references against your arguments.

## ۴۔ وفاقی طرز حکومت کا قیام

مشیاق مدینہ کے قبل یورا شہر مدینہ مختلف قبائل اور گروہوں میں بنا ہوا نیشنل دشمنی اور نفرت کا خاکہ تھا۔ یہودی خود کو اپنی عالی نسبتی، اقتصادنی ترقی اور علمی برتری کی وجہ سے افضل سمجھتے تھے۔ معاشرہ مختلف طبقوں میں بنا ہوا تھا۔ حضورؐ کی بہترین حکمت علمی نے انکی بکھری ہوئی سوجیوں اور منتشر اذیان کو ایک مرکز پر جمع کیا جس کے تحت آپ نے درج ذیل اقدامات کیے۔

- (i) معاہدے میں موجود ہر فرد کی علیحدہ شناخت کو تسلیم کیا۔
- (ii) ان کے سابقہ دستور کو تسلیم کرتے ہوئے ان کے داخلی خود مختاری برقرار رکھی۔
- (iii) معاہدے میں موجود ہر فرد کو برابر حیثیت دی۔

## ۵۔ مذہبی رواداری

اس معاہدے کی بدولت تمام اقلیتوں، قبائل اور تمام برادریوں کو مذہبی آزادی دی گئی جس کے تحت وہ اپنی مذہبی رسومات کو ادا کر سکیں۔ اسی کی وجہ سے اپنی مدینہ بطور ایک سیاسی تنظیم متحد ہو گئے۔ درحقیقت اس معاہدے سے یہ بات بھی ثابت ہو گئی کہ دین اسلام جبر اور زبردستی کا نہیں بلکہ علمی مظاہرے اور امن و سلامتی والا دین ہے۔

سابقہ پیرہ صداقت کا، شجاعت کا، امانت کا  
لیا جانے کا کام تھو سے دینا کی امانت کا

## ۶۔ مہاجرین کی حیثیت کا تعین

مکہ سے ہجرت کرنے والے مسلمان بہت بری حالت میں تھے۔ اپنے گھر، اسباب مال و دولت اور تمام آسائشیں چھوڑ کر مالی حالت میں کمزور اور بیار و مزدگار تھے۔ اس معاہدے کے ذریعے ان کے وجود کو نہ صرف مستقل طور پر تسلیم کیا گیا بلکہ "مواخات مدینہ" کے تحت انصار اور مہاجرین میں بھائی چارہ بنایا گیا



جس سے مہاجرین کو انصار کے مال و دولت اور کاروبار میں شریک کیا گیا تاکہ وہ مالی تنگ دستی کا شکار نہ ہوں۔ مہاجرین کی اس حیثیت کے تسلیم ہونے سے جہاں اس ریاست کو ٹخنہ کار عسکری قوت مل گئی وہیں عدل و انصاف پر مبنی معاشی نظام کو پروان چڑھانے میں ایک انقلابی مدد ملی۔

## ۷۔ غیر مسلموں کے حقوق کا تحفظ

میں اہل مدینہ میں موجود تمام غیر مسلموں کے حقوق کا خیال رکھا گیا۔ اور انہیں اجازت دی گئی کہ جب تک وہ جس اسلام کی تعلیمات سے مکمل طور پر آمادہ نہ ہوں وہ اپنے مذہب پر قائم رہ سکتے ہیں اور اپنے عقیدے کے رسم و رواج کو جاری رکھ سکتے ہیں۔

## ۸۔ دفاعی پالیسی

میں اہل مدینہ کے پیش نظر مدینہ کے یہود اہل ایمان کا یہ بیرونی خطرے سے بچاؤ کے لیے ساتھ دیں گے۔ اس کی بدولت قریش مکہ جو کہ اہل ایمان کے سب سے بڑے دشمن تھے اور جن کا اثر و رسوخ عرب کے تمام قبائل میں موجود تھا، وہ بھی اپنے کسی ناپاک مقصد اور ارادوں کو پورا نہ کر سکے۔ کسی بھی فریق کو عذاری، بغاوت اور ایسے کسی فعل کے لیے آمادہ نہ کر پائے اور ریاست میں کسی طرح کی بھی

## خلاصہ بحث

میں اہل مدینہ اسلامی تاریخ کا ایک اہم رکن ہے۔ اسکی بدولت مدینہ ایک فلاحی ریاست بننے میں کامیاب ہوا۔ اس معاہدے کے ذریعے سے قریش کے راستے میں بہترین دیوار کھڑی کی گئی اور ان سازشوں کو بڑے اچھے طریقے سے ناکام بنایا گیا۔ ستر مدینہ کو پہلی دفعہ "شہری مملکت" قرار دیا گیا۔ اس ریاست کو ایک مستحکم نظم عطا کیا اور خارجی خطرات سے غصنے کے لیے اقدامات کیے گئے۔ یہ دنیا کی تاریخ کا پہلا



تحریری دستور قرار پایا جس کی رو سے مذہب کے حوالے سے جبر کو ختم کر دیا گیا اور مسائل کو حل کرنے کے لیے مذاکرات کا راستہ اپنایا گیا۔

”یہ تحریری معاہدہ پہلی بار سے حضرت محمدؐ نے آج سے چودہ سو سال قبل

ایک سیاسی مطالبہ انسانی معاشرے میں قائم کیا جس سے شرکائے معاہدہ

میں سے برہنہ اور برہنہ کو اپنے اپنے عقیدے کی آزادی کا حق حاصل

ہوا۔ انسانی زندگی کی حرمت قائم ہوئی۔ اموال کے تحفظ کی ضمانت مل گئی

اور کتاب جبر پر گرفت اور مواخذہ شروع ہوا اور معاہدہ میں کمی یہ نسبتی (شہر

مدنیہ) اس میں رہنے والوں کے لیے اس کا گواہ بن گئی۔ فوراً فرمایا

کہ سیاسی اور مذہبی زندگی کا ارتقا کتنی بلندی پر پہنچ گیا۔“

(محمد حسین بیگل)

structure of the answer, arguments and the length of the answer is good

improve the paper presentation, references and the headings quality part.